مقصدِ حیات

یُسریٰ امین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

از

یُسرٰی امین

میرے دوست! میرے بھائی!
اب اٹھ بھی جاؤ، مجھے پتہ ہے کہ سردیوں میں صبح صبح بستر چھوڑنا آسان نہیں۔
اٹھ گیا ہوں عماد، چلو جلدی سے وضو کرکے پھر ہم فجر کی نماز ادا کرنے مسجد جاتے ہیں۔
ٹھیک ہے اسد میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں، نماز سے فارغ ہو کر اسد اور عماد روزانہ چہل قدمی کرتے، صبح کی تر و تازہ ہوا سارا دن انسان کی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔
کتنا اچھا لگتا ہے صبح اٹھ کر نماز پڑھنا، اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنا، پورے دن ہم اللہ پاک کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں۔
اسد یار! تم اتنی گہرائی والی باتیں کیسے سوچ لیتے ہو؟
عماد! اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ سب تو اللہ کا کرم ہے ہم ناچیز بندوں پر کہ وہ ہمیں اچھائی اور برائی کا فرق سمجھاتا ہے۔
صبح چہل قدمی کرنے کی عادت میرے بابا کی ہے، وہ ہمیشہ فجر کے بعد لازمی چہل قدمی کرتے ہیں اور ہم سب کو بھی اس کی عادت ڈلوائی۔
اسد! تمہارے بابا کافی باکمال شخصیت ہیں، انہوں نے کیسے تمہیں شہر سے دور پڑھنے بھیج دیا؟
عماد! میرے بابا کے لیے تعلیم سے بڑی کوئی شے نہیں وہ بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے ہیں پر تعلیم کے معاملے میں وہ کبھی کوئی چھوٹ نہیں دیتے، اس لیے میں بھی اپنے بابا کی محبت میں کچھ بھی کر سکتا ہوں، تعلیم حاصل کر کے مجھے اپنوں کے پاس جانا ہے۔
اسد! آج کل کے تعلیمی اداروں میں دیکھا ہے کہ ہر جگہ کا ماحول کتنا مختلف ہو گیا ہے۔ کسی نہ کسی کا افیئر کسی کے ساتھ چل رہا ہوتا ہے۔ کبھی کوئی لڑکی کسی لڑکے کے پیار میں پاگل ہو رہی ہوتی ہے، تو کبھی کوئی لڑکا کسی لڑکی کے پیچھے پاگل۔ وہ لوگ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کے ان کے والدین پر کیا گزرتی ہو گی؟ جب ان کی اولاد ان کی دن اور رات کی محنت اور ان کے خون پسینے کی کمائی کو ضائع کرتی ہے۔
عماد! تم سو فیصد درست ہو، پر وہ لوگ ہم میں سے ہی ایک ہیں، جو ان سب چیزوں کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ میں اپنی تعلیم پر توجہ دوں اور اپنے بابا کی ایک بات ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔
میرے بابا کو مجھ پر بھروسہ ہے!...

وہ کہتے ہیں کہ بیٹا! یہ سب چیزیں ٹھیک نہیں ہیں، ابھی آپ کی عمر پڑھائی کی ہے، ان سب کاموں کے لیے ساری زندگی پڑی ہے۔

دیکھیں بیٹا! آپ ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں، ہماری عزتوں کی حفاظت کی ذِمہ داری آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ بات مجھے میرے مقصدِ حیات کے ہمیشہ قریب رکھتی ہے، میں کبھی نہیں بھلا پاتا ہوں کہ میں اپنے گھر والوں سے دور ایک ایسے شہر میں ہوں جہاں میری نگرانی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

میں کسی بھی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر اس لیے نہیں دیکھتا کیونکہ میرے اپنے گھر میں دو بہنیں ہیں، اگر میں کسی کی بہن بیٹی کو بری نظر سے دیکھوں گا تو کیا کل کو وہ نظر پلٹ کر میری بہن یا بیٹی پر نہیں آئے گی؟

اس دنیا کا دستور ہے آپ جو کام کرو گے وہی پلٹ کر آپ کے پاس واپس آتا ہے۔

اب یہ میرے اوپر ہے کہ میں اچھا کام کروں اور وہ اچھائی میرے اپنوں کے پاس لوٹ کر آئے اس سے بڑی خوشی اور کیا ہوگی ہمارے لیے۔

اسد یار! تم نے تو میرا دل ہی خوش کر دیا ہے، میں بھی ہمیشہ تمہاری باتوں پر عمل کروں گا۔

شاباش! چلو پھر وعدہ کرو کہ ہم دونوں مل کر اس پیغام کو عام کریں گے اور شادی اسی لڑکی سے کریں گے جس کو ہمارے والدین اپنی بہو کے روپ میں چنیں گے

۔(ان شاء اللہ) جو اسد کی مرضی وہی میری مرضی۔